قاضی ڈاکٹر علی اکبر حنفی

محمد محی الدین عالمگیر اورنگزیبؒ

حکمرانوں کے لئے ایک آئیڈیل

<u>ہمارے ملک کے حکمرانوں کے لیے روشن مثال</u>　　محمد محی الدین عالمگیر اورنگزیبؒ آخری بڑا مغل بادشاہ تھا، علم وفضل، اخلاق وعمل کی خوبیوں کے اعتبار سے نہ صرف مغل بادشاہوں میں بلکہ پورے ہندوستان کے تمام بادشاہوں وفرمانرواؤں میں یگانہ وممتاز تھے۔ تخت پر بیٹھتے ہی انہیں قرآن حفظ کر لینے کا خیال آیا۔ اگرچہ بہت بڑی سلطنت کے انتظام کا بوجھ کاندھوں پر تھا۔ مکران سے برما اور کابل سے راس کماری تک پھیلے ہوئے اس برصغیر کا تنہا حکمران تھا۔ اس سب کے باوجود سب کام خود دیکھتا تھا۔ تاہم مصروفیت اور فرائض منصبی کے باوجود تقریباً ایک برس میں قرآن کا حافظ بن گیا۔ ۱۶۶۱ء میں عالمگیر سخت بیمار پڑ گیا۔ شدت کی گرمی تھی۔ رمضان کا مہینہ آ گیا۔ روزے رکھنے شروع کیے اور عادت کے مطابق غذا بہت کم کر دی۔ دن کا وقت سلطنت کے کاموں میں گزر جاتا رات وظیفوں میں بسر ہوتی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سخت بخار آ گیا اور کئی دن زندگی سے مایوسی رہی۔ لیکن عالمگیر کی پیشانی پر ہلکی سی شکن بھی نمودار نہ ہوئی۔ ذرا اٹھنے بیٹھنے کے قابل ہوئے تو پھر پہلے کی طرح کاموں میں منہمک ہو گئے۔

<u>عالمگیری کارنامے</u>　　ابتداً میں جو احکامات جاری ہوئے اس کی تفصیل یوں ہے اجناس پر جگہ جگہ محصول (جنگی ٹیکس) لیے جاتے تھے۔ متصلاً دریاؤں اور ندی کے گھاٹوں پر یا شہروں کے ناکوں اور صوبوں کی حدود پر عالمگیر نے کھانے کی اجناس پر سے ٹیکس معاف کر دیئے۔ سکوں پر کلمہ لکھنے کی ممانعت کر دی تا کہ بے حرمتی نہ ہو۔ تمام پرانی مسجدوں اور خانقاہوں کی مرمت کرا کے ان میں امام اور خطیب مقرر کر دیئے۔ شمسی وقمری سالگرہ پر بادشاہ سونے چاندی میں تلتے تھے۔ عالمگیر نے یہ طریقہ بند کر دیا۔ نیز جشن کی فضول رسمیں روک دیں۔ شاہجہان نے سجدے کو روک کا تو ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے کا طریقہ جاری ہو گیا۔ عالمگیر نے اسے روک کر سلام کرنے کا اسلامی طریقہ جاری کیا۔ شراب کی بندش کے لیے سخت قوانین کا اجراء کیا۔ افیون اور بھنگ کی خرید وفروخت روک دی۔ قوالی بند کی اور مجوسی اور فحش گو شعراء پر پابندی لگائی۔ مقبروں پر چھتیں ڈالنے اور عورتوں کا قبرستان جانے پر پابندی عائد کری۔ کوتوال کو حکم دیا جہاں سے ساز کی آواز اٹھے گرفتار کر دو ان تمام رسموں پر پابندی لگا دی جن سے عوام کے اخلاق پر برا اثر پڑتا تھا۔ نیز محرم کے تعزیوں کے

جلوس بند کر دیئے۔قمار بازی بند کر دی بازاری عورتوں کو حکم دیا کہ وہ شادیاں کر لیں یا پھر سلطنت سے باہر چلی جائیں۔

عوام کے اخلاق کی نگرانی کے لیے محتسب مقرر کر دیئے۔ پرہیز گاری شجاعت عزم اور دور اندیشی میں ہندوستان کے آسمان نے عالمگیر جیسا فرمانروا کوئی نہ دیکھا۔رعیت کی بھلائی اور آسائش کے لیے اس کے برابر کسی نے بھی کوشش نہیں کی۔ پوری زندگی خدا پرستی میں گزاری۔ اگر تخت پر نہ بیٹھتا تو اولیاء اللہ میں شمار ہوتا۔اگر علم کی خدمت میں لگ جاتا تو ماہر علماء میں گنا جاتا اس کے دو ہزار خطوط میں سے سہل خطوطوں کو الگ کر کے ایک کتاب کی شکل دی گئی جو کہ رقعات عالمگیری کے نام سے موسوم ہے جو کہ فارسی نثر میں گلستان کے بدلے اس سے بہتر کتاب شاید ہی ہو۔

کوئی بادشاہ ایسا پیش کیا نہیں جا سکتا جس نے عالمگیر کے برابر سلطنت پائی ہو اس کی طرح عیش و راحت کو اپنے اوپر حرام سمجھا ہو اور زندگی کی آخری سانس بھی خلق خدا کی خدمت میں صرف کی ہو۔ جب بھی فرصت ہوتی کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کی کتابت کرنے بیٹھ جاتے۔ٹوپیاں سیتا اور جو بھی آمدنی ہوتی اپنے مصرف میں لاتا۔

انگریزوں نے بھی شہادت دی کہ وہ انصاف کا پیکر تھا۔سارے مقدمات خود سنتا تھا اور غریب سے غریب فریادی بھی اپنا معاملہ اس تک پہنچا دیتا تھا۔دن میں دو یا تین مرتبہ دربار میں آتا تھا۔ چہرے پہ مسکراہٹ ہوتی اور آنکھوں سے نرمی شفقت و محبت ٹپکتی تھی۔فریادیوں کے لہجے میں تیزی بھی آجاتی تھی لیکن عالمگیر کے ماتھے پر شکن نہیں آتی تھی۔ایک ایک عرضی پہ اپنے ہاتھ سے حکم لکھتا تھا۔اس کا عام طریقہ یہ تھا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر وظیفے شروع کر دیتا۔ صبح کی نماز کے بعد سلطنتوں کے کام میں لگ جاتا۔دوپہر کا کھانا کھا کر تھوڑی دیر قیلولہ کرتا۔ظہر کے بعد پھر سرکاری کام شروع کر دیتا جو نمازوں کے اوقات کے علاوہ عشاء تک جاری رہتا رات میں تین گھنٹے سے زیادہ کبھی بھی نہ سوتا۔

ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے عالموں کی ایک بڑی جماعت کو اسلامی فقہ کی تدوین پر لگا دیا۔خواجہ محمد معصوم کی زیر نگرانی پانچ سو مفتیوں نے فتاویٰ عالمگیری تحریر کیا۔وہ ایک بلند پایہ عالم دین تھا۔ ہر ایک فتوے کو خود بغور دیکھتا اور علمائے کرام سے بحثیں کرتا۔اکیس فروری سترہ سو سات عیسوی ۱۲/فروری ۱۷۰۷ء کو احمد نگر میں بیمار ہو گیا۔صبح فجر کے بعد کلمہ کا ورد شروع کیا دن چڑھتے تک جاری رہا اور اسی عالم میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔کابل سے برما اور پشاور سے راس کماری تک پھیلے ہوئے اس عظیم الشان سلطنت کا بادشاہ جس نے تہجد کی نماز کبھی قضاء نہ کی پچاس سال سے زائد عرصے تک برصغیر پر حکومت کی ہندوؤں اور مسلمانوں بلکہ سب کے لیے روحانی باپ کا درجہ رکھنے والا سفر آخرت پہ روانہ ہو گیا۔اورنگزیب عالمگیر کی مثال ہمارے ملک کے حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے اور دنیا بھر کے حکمرانوں کے لیے انتظام وانصرام ریاست کے لیے بہترین نمونہ۔

اے کاش کہ ہم اپنے اسلاف سے سبق حاصل کریں اور اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کریں